چہرے نہیں، نظام بدلیں

[نظام بدلنے کی] یہ کوشش ہمیں صرف اسی لیے نہیں کرنی چاہیے کہ دنیا کی خیرخواہی ہم سے اس کا مطالبہ کرتی ہے۔ نہیں، ہم خود اپنے بھی سخت بدخواہ ہوں گے اگر اس سعی و جہد میں اپنی جان نہ لڑائیں۔ کیونکہ جب اجتماعی زندگی کا سارا نظام فاسد اصولوں پر چل رہا ہو، جب باطل نظریات وافکار ساری دنیا پر چھائے ہوئے ہوں، جب خیالات کو ڈھالنے اور اخلاق و سیرت کو بنانے کی عالم گیر طاقتوں پر فاسد نظامِ تعلیم، گمراہ کن ادبیات، فتنہ انگیز صحافت اور شیطنت سے لبریز ریڈیو اور سنیما [ٹی وی چینلز اور کیبل] کا تسلط ہو، جب رزق کے تمام وسائل پر ایک ایسے معاشی نظام کا قبضہ ہو جو حرام وحلال کی قیود سے نا آشنا ہے، جب تمدن کی صورت گری کرنے اور اس کو ایک خاص راہ پر لے چلنے کی ساری طاقت ایسے قوانین اور ایسی قانون ساز مشینری کے ہاتھ میں ہو جو اخلاق وتمدن کے سراسر مادہ پرستانہ تصورات پر مبنی ہیں، اور جب قوموں کی امامت اور انتظام دنیا کی پوری زمامِ کار اُن لیڈروں اور حکمرانوں کے ہاتھ میں ہو جو خدا کے خوف سے خالی اور اس کی رضا سے بے نیاز ہیں اور اپنے کسی معاملے میں بھی یہ دریافت کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے کہ ان کے خالق کی ہدایت اس معاملے میں کیا ہے، تو ایسے نظام کی ہمہ گیر گرفت میں رہتے ہوئے ہم خود اپنے آپ کو ہی اس کے بُرے اثرات اور بدتر نتائج سے کب بچا سکتے ہیں۔

یہ نظام جس جہنم کی طرف جا رہا ہے اسی طرف وہ دنیا کے ساتھ ہمیں بھی گھسیٹے لیے جا رہا ہے۔ اگر ہم اس کی مزاحمت نہ کریں اور اس کو بدلنے کی کوشش میں ایڑی چوٹی کا زور نہ لگائیں تو یہ ہماری اور ہماری آیندہ نسلوں کی دنیا خراب اور عاقبت خراب تر کر کے چھوڑے گا۔ لہٰذا محض دنیا کی اصلاح ہی کے لیے نہیں بلکہ خود اپنے بچاؤ کے لیے بھی یہ فرض ہم پر عائد ہوتا ہے ___ اور یہ سب فرضوں سے بڑا فرض ہے کہ ہم جس نظامِ زندگی کو پوری بصیرت کے ساتھ فاسد و مہلک جانتے ہیں اُسے بدلنے کی سعی کریں اور جس نظام کے برحق اور واحد ذریعۂ فلاح ونجات ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اُسے عملاً قائم کرنے کی جدوجہد کریں۔ (’جماعت اسلامی کی دعوت‘، سیدابوالاعلیٰ مودودی، ترجمان القرآن، جلد۳۱، عدد۵، ذی القعدہ ۱۳۶۷ھ، ستمبر ۱۹۴۸ء، ص ۱۷-۱۸)